سوال

میں عربی النسل مسلمان ہوں انٹرنیٹ کے ذریعہ ایک لڑکی سے تعارف ہوا جو کسی دوسرے ملک میں رہتی ہے ہمارا تعلق شریعت الہی کی حدود میں تھا کیونکہ میں اللہ سے بہت زیادہ خوف رکھتا ہوں، ایک دینی التزام کرنے والی لڑکی ہونے کی خاطر میں اس سے محبت کرنے لگا، ہماری محبت ان شاء اللہ اللہ کےلیے تھی میں نے اسے شادی کی پیشکش کی تو اس نے قبول کرلی الحمدللہ اللہ نے میری دعا قبول فرمائی کہ مجھے ایک نیک و متقی بیوی عطا کی، خاص کر میں کئی برس سے شادی کا عزم رکھتا تھا، اس لڑکی نے بتایا کہ اس کی والدہ اجنبی ہے اور ابتدائی طور پر شادی کےلیے تیار ہے، کیونکہ اس کا والد ان سے غائب تھا، بالآخر واپس آتا تو خوشی ہوئی لیکن اس نے اپنی بیٹی کو کسی اپنے ملک کے ایک شخص سے شادی کرنے کی تیاری کا کہا، اور اس کےلیے بیٹی سے مشورہ بھی نہیں کیا اب لڑکی خوفزدہ ہے کیونکہ بعض اوقات والد اسے مارتا بھی ہے، وہ کہتی ہے کہ اس کا والد پاگل ہے، اللہ ہم سب کو ہدایت نصیب فرمائے لڑکی اس شخص سے شادی نہیں کرنا چاہتی، بلکہ مجھ سے شادی کرنا چاہتی ہے، میں بھی اسی سے شادی کرنا چاہتا ہوں، لڑکی نے مجھے کہا کہ ہم خفیہ طور پر شادی کرلیتے ہیں پھر بعد میں والد کو بتادیں گے، لڑکی اٹھارہ برس سے زائد عمر کی ہے، آپ بتائیں کہ ہمیں کیا کرنا چاہیے ؟

جواب

الحمدللہ

اول :

عزیز بھائی اللہ تعالی ہمارے اور آپ کے عیوب کی پردہ پوشی فرمائے آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ اللہ سبحانہ وتعالی تم دونوں کو دیکھ رہا ہے اور تمہاری ہر حرکت پر مطلع ہے

اللہ تعالی کا فرمان ہے :

وہ اللہ آنکھوں کی خیانت کو جانتا ہے، اور جو سینوں میں چھپا ہے اس کا بھی علم رکھتا ہے غافر(19).

اور آپ کو یہ معلوم ہونا چاہیے کہ آپ نے وہ کچھ کیا ہے جو آپ دونوں کےلیے شرعا جائز نہ تھا، وہ یہ کہ آپ کا ایک دوسرے کو خط وکتابت کرنا اور آپس میں بات چیت کرنا، آپ نے دیکھا کہ یہ تعلقات کس طرح بڑھے اور شیطان نے آپ دونوں کو کس طرح گمراہ کیا اور آپ کے تعلقات کو مزین کرکے پیش کیا اور اسے " اللہ کےلیے محبت " کی صورت میں سامنے لایا

دوم :

ہم جانتے ہیں کہ محبت ایک قلبی چیز ہے، اور انسان جس چیز کا مالک نہ ہو اس پر وہ قابل ملامت نہیں، لیکن ان تعلقات تک لے جانے والے اسباب اور ذرائع استعمال کرنے پر وہ مکمل ملامت کا مستحق ہے کہ اس نے حرام نظر اٹھائی اور اسی طرح خفیہ طور پر خیانت والے کلمات بھی ادا کیے، اور ٹیلی فون اور نیٹ کے ذریعہ ایک غیر محرم لڑکی سے بات چیت کرتا رہا، یہ سب شیطانی ہتھکنڈے تھے جن سے وہ مسلمان کو گمراہ کرتا ہے تاکہ وہ فحاشی میں پڑجائیں

جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

اے ایمان والو تم شیطان کی پیروی مت کرو جو کوئی بھی شیطان کی پیروی کرے تو وہ تو بے حیائی اور برے کاموں کا ہی حکم کریگا، اور اگر اللہ تعالی کا تم پر فضل و کرم نہ ہوتا تو تم میں

سے کوئی بھی پاک صاف نہ ہوتا، لیکن اللہ تعالی جسے پاک کرنا چاہے پاک کر دیتا ہے، اور اللہ سننے والا جاننے والا ہے النور (21).

پھر یہ بھی قابل ملامت ہے کہ اس طرح کے اقدام کیے گئے اور حد سے تجاوز کیا گیا جس کی ابتداء حرام اور انتہاء باطل نکاح پر ہے

اب معاملہ اس حد تک جا پہنچا ہے کہ آپ کے تعلقات اس حد تک جا پہنچے جہاں آپ بیان کر رہے ہیں، اب معاملہ لڑکی اور اس کے گھر والوں کے ہاتھ میں ہے، اس لیے اگر وہ عورت اپنے والد کو مطمئن کر سکی کہ وہ اس کی شادی ایسے شخص کے ساتھ نہ کرے جسے وہ چاہتی نہیں، اور اس کی ماں اور وہ دونوں ہی ولی کو آپ کے ساتھ شادی کرنے پر راضی و مطمئن کر سکیں، اور وہ شادی کے قابل بھی ہو جیسا کہ آپ بیان کر رہے ہیں تو پھر آپ اس کے لیے شرعی طریقہ اختیار کریں

شرعی طریقہ یہ ہے کہ آپ اس کے والد سے اس کا رشتہ طلب کریں، یا پھر اس سے جسے وہ اس کی شادی کے لیے وکیل بنائے، اور آپ دیکھیں کہ یہ راستہ مسدود ہے تو پھر آپ کے لیے یہ تعلقات قائم رکھنے حلال نہیں، اور یہ یاد رکھیں کہ جو کوئی بھی اللہ کے لیے کسی چیز کو ترک کرتا ہے تو اللہ تعالی اسے اس کا نعم البدل عطا فرماتا ہے

ہو سکتا ہے اس عورت کا آپ کے علاوہ کسی دوسرے شخص سے شادی کرنا ہی بہتر ہو، اور آپ کے لیے اس کے علاوہ کسی اور عورت سے شادی کرنے میں ہی بہتری ہو

فرمان باری تعالی ہے :

اور ہو سکتا ہے تم کسی چیز کو ناپسند کرو حالانکہ وہ تمہارے لیے بہتر ہو، اور ہو سکتا ہے تم کسی چیز کو پسند کرتے ہو لیکن وہ تمہارے لیے بری ہو، اور اللہ تعالی ہی جانتا ہے تم نہیں جانتے البقرۃ (216).

اور اگر بالفرض یہ لڑکی سچی بھی ہو کہ اس کا والد پاگل ہے، لیکن ہمارے خیال میں ایسا نہیں ہے؟! یعنی وہ ایسا پاگل نہیں جس کی بنا پر وہ ولی نہ سکے اور اسے شرعی طور پر ولی بننے کا اہل بننے میں مانع ہو، یا پھر وہ برابر اور کفو کے رشتہ سے شادی کرنے سے روکنے والا قرار دیا جاسکے، یہ کوئی شرعی عذر نہیں ہے کہ اس کی بنا پر اس سے ولایت منتقل ہو کر کسی اور ولی میں چلی جائے

یعنی باپ کی بجائے دادا ولی بن جائے، ایسا نہیں ہو سکتا اس کی تفصیل آپ سوال نمبر (7193) کے جواب میں دیکھ سکتے ہیں

رہی یہ سوچ کہ ولی کی اجازت کے بغیر خفیہ طور پر نکاح کر لیا جائے، یہ تو اور بڑی مصیبت ہے، اللہ سبحانہ و تعالی ہمیں اور آپ کو اپنے غضب اور غضب والے اسباب سے محفوظ رکھے

کیا آپ دونوں کو علم نہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے :

"جس عورت نے بھی اپنے اولیاء کی اجازت کے بغیر نکاح کیا تو اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے"

سنن ابو داود حدیث نمبر (2083) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابو داود میں اسے صحیح قرار دیا ہے

تو پھر آپ دونوں اس باطل کام کے بارہ میں کیسے سوچ رہے ہیں، جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو پسند نہیں، اور پھر آپ یہ گمان کرتے ہیں کہ آپ کی محبت اللہ کے لیے ہے؟!!

کیا آپ کو یہ علم نہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کے اعلان اور مشہور کرنے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا ہے :

"نکاح کا اعلان کرو"

امام احمد رحمہ اللہ نے اسے عبداللہ بن زبیر سے روایت کیا اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے حسن قرار دیا ہے

اور اس اعلان نکاح کو حلال اور حرام نکاح کے مابین امتیاز قرار دیتے ہوئے فرمایا :

" حلال اور حرام کے مابین فرق یہ ہے کہ دف بجائی جائے اور آواز نکالی جائے "

سنن ترمذی حدیث نمبر (1088) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ترمذی میں اسے حسن قرار دیا ہے

امام باجی رحمہ اللہ موطا کی شرح میں رقمطراز ہیں :

" زنا جو کہ خفیہ اور سری طور پر ہوتا کے مشابہ ہونے کی بنا پر سری اور خفیہ طور پر نکاح ممنوع ہونے مین کوئی اختلاف نہیں ، اس لیے نکاح میں خوشی کا اظہار اور ولیمہ کرنا مشروع کیا ہے ، کیونکہ اس میں اعلان اور مشہوری ہے "

اور ایک مقام پر لکھتے ہیں :

" ہر وہ نکاح جس کے گواہ چھپائے جائیں تو یہ سری نکاح کہلائیگا ، چاہے گواہ کتنے ہی زیادہ کیوں نہ ہوں "

اس لیے اللہ کے بندے آپ یہ دیکھیں کہ آپ کس چيز کا عزم کیے ہوئے ہیں ، کیا آپ کا ارادہ حلال نکاح کا ہے جیسا اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے ، یا کہ یہ خواہش اور فحاشی اور شیطانی پیروی ہے ؟؟؟

آپ قدم ڈگمگانے سے قبل بچ جائیں اور اپنے آپ کو محفوظ کر لیں ، کہ آپ دونوں اپنی زندگی کی ابتدا آگ کے گھڑے کے کنارے سے کریں ، اللہ تعالی ہمیں اور آپ کو جہنم کی آگ سے محفوظ رکھے

رہا یہ مسئلہ کہ لڑکی کا باپ لڑکی کے ناچاہتے ہوئے بھی اس شخص سے اس کی شادی کرنا چاہتا ہے ، جو کہ باپ اور کسی دوسرے ولی کو حق نہیں کہ وہ کسی ایسے شخص سے اس کی شادی کرے جسے وہ نہ چاہتی ہو ، جیسا کہ ہم سوال نمبر (26852) اور (22760) کے جوابات میں بیان کر چکے ہیں

لیکن اس میں آپ کو کوئی حق حاصل نہیں ، اور آپ اس کے ذمہ دار نہیں ، آپ اس لڑکی اور اس کے اولیاء کو چھوڑ دیں ہوسکتا ہے اگر آپ دونوں کے مقدر میں یہ شادی نہ ہو اور آپ اس سے پیچھے ہٹ جائیں اور اس کی زندگی سے نکل جائیں جیسا کہ آپ کو کرنا چاہیے تو ہو سکتا ہے اس صورت میں وہ اس دوسرے شخص یا کسی اور میں رغبت کرنے لگے جو اس کے لیے بہتر ہو ، اللہ تعالی تم دونوں اور انہیں سب کو اپنے فضل و کرم سے غنی کر دے

اللہ تعالی ہی توفیق بخشنے والا ہے

واللہ اعلم

اسلام سوال و جواب

36618